شانِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (اول)

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

ولادت: 3

نام مبارک اور نسب: 3

کنیت: 4

حلیہ مبارک: 4

پاکیزہ بچپن: 4

عتیق و صدیق: 5

مبارک خواب: 6

قبول اسلام: 7

مقام نگاہ نبوت میں: 7

صحبت و معیت: 8

ہجرت حبشہ کا ارادہ: 8

اوصافِ نبوت کا عکس جمیل: 9

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں خلیفہ بلافصل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات پر کہ جن کے اہل اسلام پر لاکھوں احسانات ہیں۔ وہ قومیں دنیا کے افق سے غروب ہو جاتی ہیں جو اپنے محسنوں کو فراموش کر دیں آیئے آج اس عظیم محسن امت کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں کہ جن کے تذکرے سے ایمان کو تازگی اور عمل کو اخلاص کی دولت ملتی ہے۔

ولادت:

آپ کی ولادت واقعہ فیل سے تین سال بعد 573ء میں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ دو سال چند ماہ چھوٹے ہیں۔

نام مبارک اور نسب:

امام زرقانی نے شرح المواہب میں لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبد رب الکعبہ تھا۔ امام قرطبی کے بقول حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبد اللہ تجویز فرمایا۔

تاریخ کی کتب میں مذکور ہے کہ آپ کے والد ماجد ابوقحافہ کا نام "عثمان" تھا، جن کا تعلق بنو تیم قبیلہ سے تھا اور نسب مبارک اس طرح ہے۔ ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر القرشی التیمی۔ جبکہ آپ کی والدۂ ماجدہ کا نام "ام الخیر سلمی" تھا، ان کا نسب مبارک اس طرح ہے۔ سلمٰی بنت صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم۔

کنیت:

کنیت ابو بکر ہے۔ جس کے معنی سبقت کرنے، پہل کرنے والے کے ہوتے ہیں چنانچہ آپ ہر خیر کے کام میں سبقت فرمایا کرتے۔ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا، دین اسلام کی اشاعت میں سب سے پہلے اپنا مال خرچ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حلیہ مبارک:

تاریخ کی کتب میں آپ رضی اللہ عنہ کے حلیہ مبارک کچھ اس طرح منظر کشی کی گئی ہے کہ آپ کا رنگ سفید، رخسار ہلکے ہلکے، چہرہ باریک اور پتلا، پیشانی بلند۔

پاکیزہ بچپن:

ارشاد الساری اور مرقاۃ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرماتھے تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بچپن کا واقعہ سناتے ہوئے فرمانے لگے کہ یارسول اللہ! میرے والد زمانہ جاہلیت میں مجھے صنم کدے لے گئے اور بتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے کہا یہ تمہارے خدا ہیں انہیں سجدہ کر۔ وہ تو یہ کہہ کر باہر چلے گئے۔

تو میں نے نے بتوں کو عاجز ثابت کرنے کے لیے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے۔ وہ کچھ نہ بولا۔ فرمایا: میں ننگا ہوں مجھے کپڑا پہنا۔ وہ کچھ نہ بولا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پتھر ہاتھ میں لے کر فرمایا میں تجھ پر پتھر مارتا ہوں اگر تو

خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔ وہ پھر بھی کچھ نہ بولا تو آخر کار میں پوری قوت سے اس کو پتھر مارا تو وہ منہ کے بل گر پڑا۔

عین اسی وقت میرے والد واپس آئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا کیا؟ میں نے کہا وہی جو آپ نے دیکھا۔ وہ مجھے میری والدہ کے پاس لے کر آئے اور سارا واقعہ ان سے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا اس بچے سے کچھ نہ کہو کہ جس رات یہ پیدا ہوئے میرے پاس کوئی نہ تھا میں نے ایک آواز سنی کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے اللہ کی بندی! تجھے خوشخبری ہو اس آزاد بچے کی جس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہے۔

آپ کے بچپن سے متعلق تاریخ الخلفاء میں ہے کہ ایک بار صحابہ کرام میں سے کسی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے جاہلیت میں شراب پی ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی پناہ میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ لوگوں نے کہا کیوں؟ فرمایا میں اپنی عزت و آبرو کو بچاتا تھا اور مروت کی حفاظت کرتا تھا۔ اس لئے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اس کی عزت و ناموس اور مروت جاتی رہتی ہے۔ جب اس بات کی خبر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے دو بار فرمایا سچ کہا ابو بکر نے سچ کہا۔

عتیق و صدیق:

یہ دو آپ کے القاب ہیں۔ امام ترمذی نے اپنی سنن میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ اللہ کی طرف سے جہنم کی

آگ سے آزاد (محفوظ) ہوا اسی دن سے آپ کو عتیق کہا جانے لگا۔

امام حاکم مستدرک علی الصحیحین میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ شب معراج کے اگلے دن مشرکین مکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا، اپنے صاحب کی اب بھی تصدیق کروگے؟ انہوں نے دعوٰی کیا ہے: راتوں رات بیت المقدس کی سیر کر آتے ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک آپ نے سچ فرمایا ہے، میں تو صبح وشام اس سے بھی اہم امور کی تصدیق کرتا ہوں۔ اس واقعہ سے آپ کا لقب صدیق مشہور ہو گیا۔

مبارک خواب:

سیرت حلبیہ میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بغرض تجارت شام تشریف لے گئے وہاں آپ کی ملاقات بحیرا راہب سے بھی ہوئی وہ خوابوں کی تعبیر بتلایا کرتے تھے ان سے اپنا خواب ذکر کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ مکہ میں کعبۃ اللہ کی چھت پر چاند اترا ہے اور اس کی روشنی سارے گھروں میں پھیل گئی ہے پھر وہ روشنی میری گود میں آگئی ہے۔ تو بحیرا راہب نے تعبیر دیتے ہوئے کہا کہ تو اس نبی کی تابعداری کرے گا جس کی اس زمانے میں انتظار کی جارہی ہے اور اس کے ظہور کا زمانہ بہت قریب آچکا ہے تو اس نبی کے قرب کی وجہ سے لوگوں میں سب سے زیادہ سعادت مند ہو گا۔

نوٹ: امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خود بھی خواب کی تعبیر دینے میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے اور اسی طرح علم الانساب میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

قبول اسلام:

خصائص الکبریٰ اور ریاض النضرہ میں ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شام میں خواب دیکھا۔ اس کی تعبیر بحیرا راہب سے پوچھی تو اس نے کہا کہ تیری قوم میں ایک نبی مبعوث ہو گا تو اس کی زندگی میں اس کا وزیر ہو گا اور اس کی وفات کے بعد اس کا خلیفہ ہو گا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی سے اس پر دلیل مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اس کی دلیل وہ خواب ہے جو تو نے شام میں دیکھا تھا۔ چنانچہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔

مقام نگاہ نبوت میں:

آپ کا مقام نگاہ نبوت میں بہت بلند تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز ایسی اللہ تعالی نے میرے سینہ میں نہیں ڈالی جس کو میں نے ابو بکر کے سینہ میں نہ ڈال دیا ہو۔

صحیح مسلم میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "وہ کون شخص ہے جس نے آج روزہ رکھ کر صبح کی ہو؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کون ہے جو آج کسی جنازہ کے ساتھ گیا ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! وہ کون ہے جس نے آج مسکین کو کھانا کھلا کر تسکین دی ہو؟ ابو بکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ کون آدمی ہے جس نے آج کسی بیمار کی خبر گیری کی ہو؟ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، میں نے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ کام اُسی آدمی میں جمع ہوتے ہیں جو جنت میں جائے گا۔

صحبت و معیت:

قبول اسلام سے پہلے بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت عمدہ تعلقات تھے اور قبول اسلام کے بعد تو ساری زندگی آپ سے لمحہ بھر کے لیے جدا نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آج تک روضہ مبارکہ میں آپ کے پہلو میں ساتھ نبھا رہے ہیں۔

ہجرت حبشہ کا ارادہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ۔

صحیح البخاری، الرقم:3905

ترجمہ: جب اہل اسلام پر آزمائشوں کا شکار ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حبشہ ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اور برک الغماد تک پہنچ بھی چکے تھے تو وہاں

قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا ابو بکر کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: مجھے میری قوم قریش نے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے تو میں نے ارادہ کیا ہے کہ یہ زمین چھوڑ کر حبشہ چلا جائوں تا کہ اپنے رب کی عبادت کر سکوں۔ ابن الدغنہ نے کہا:

فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

اے ابو بکر! آپ جیسے لوگ نہ از خود نکلتے ہیں اور نہ ہی نکالے جانے چاہییں آپ لوگوں کو وہ چیزیں دیتے ہو جو ان کے پاس نہیں ہوتیں۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کے اخراجات وغیرہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور جھگڑوں میں حق والوں کی مدد کرتے ہیں۔

ابن الدغنہ کہنے لگے: میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ واپس لوٹ جاؤ اور اپنے شہر میں رب کی عبادت کریں۔ تو سید آپ واپس آ گئے۔

اوصافِ نبوت کا عکس جمیل:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی جس کی ہیبت و عظمت سے آپ خشیت کے عالم میں گھر تشریف لائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: زملونی زملونی مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا اوڑھا دیا اور کچھ دیر بعد وہ خوف کی کیفیت ختم ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ سنایا، فرمایا لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ (مجھے اپنی جان کا خوف محسوس ہو رہا ہے)

اس موقع پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

ترجمہ: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، بے کس و ناتواں لوگوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں، دوسروں کو مال واخلاق سے نوازتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق بجانب امور میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔.....(جاری ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

حال مقیم: شارجہ، متحدہ عرب امارات

جمعرات، 6 فروری، 2020ء

درج ذیل کتب زیر مطالعہ رہیں

- صحیح البخاری
- صحیح مسلم
- جامع الترمذی
- مستدرک حاکم
- ارشاد الساری
- مرقاۃ المفاتیح
- شرح المواہب للزرقانی
- سیرت حلبیہ
- خصائص الکبری
- ریاض النضرہ
- تاریخ الخلفاء